السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا ایک چچازاد بھائی الجزیرۃ میں بطور کلرک کام کرتا ہے، اسے بعض علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ وہ ملازمت چھوڑ دے اور بینک کی ملازمت کے سوا کوئی اور ملازمت کرے تو براہ کرم فتویٰ دیجئے کیا بینک کی ملازمت جائز ہے یا ناجائز؟ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس عالم نے مذکورہ بالا فتویٰ دیا ہے اس نے بہت اچھا فتویٰ دیا ہے کیونکہ سودی بینکوں میں ملازمت جائز نہیں ہے، اس لئے کہ یہ گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون ہے اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (المائدۃ ۵/۲)

''اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔'' اور صحیح حدیث میں ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے، کھلانے اور لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی نیز فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔'' (صحیح مسلم)

[مقالات وفتاویٰ ابن باز](#)

صفحہ 316

محدث فتویٰ